بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ ﷺ

نام کتاب	:	نعل پاک حضور ﷺ
مصنف	:	امام محدث ابوالیمن عبدالصمد بن عبدالوہاب ابن عساکر علیہ الرحمہ
مترجم	:	مفتی محمد خان قادری
ضخامت	:	24 صفحات
تعداد	:	2000
سن اشاعت	:	اگست 2004ء

نعل پاک حضور ﷺ

مصنف

امام محدث ابوالیمن عبدالصمد بن عبدالوہاب ابن عساکر علیہ الرحمہ

مترجم

مفتی محمد خان قادری

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔

فون: 2439799

عرض ناشر

چوں سوئے من نظر آری من مسکین ناداری
فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ ﷺ

پاک ہے وہ ذات ہر نقص وعیب سے جس نے اپنے پیاروں کے ساتھ نسبت رکھنے والی اشیاء کو بھی متبرک و معظم فرما دیا۔ ان متبرک و معظم آثار و تبرکات میں ایک خاص سوغات حضور صاحب النعلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے "نعلین شریفین" یعنی وہ جوتا مبارک جسے آپ کے نورانی قدموں سے مس ہونے کا شرف حاصل ہوتا رہا اور پھر "جمال ہمنشین در من اثر کرد" کے مصداق وہ پاپوش اطہر بھی لائق تکریم و تعظیم ہوئے۔ اہل محبت نے نعلین تو کیا اس کے نقش اور تمثال کو بھی بابرکت قرار دیتے ہوئے اپنے سر کا تاج بنا کر رکھا اور اس سے بے شمار دینی و دنیاوی فوائد حاصل کیے۔

نعلین پاک حضور کی توصیف میں بزرگوں نے بہت کچھ لکھا ہے۔ متعدد اہل علم نے اس موضوع پر کام بھی کیا ہے زیر نظر تاریخی مقالہ بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس کے مصنف امام محدث ابو الیمن عبد الصمد بن عبد الوہاب ابن عساکر علیہ الرحمہ ہیں۔ شیخ حسین محمد علی شکری نے تخریج و تحقیق کے ساتھ پہلی بار اسے شائع کیا اس مقدس مقالہ کا اردو ترجمہ حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری صاحب مدظلہ نے فرما کر اشاعت فرمائی۔

اب جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کو یہ سعادت حاصل ہو رہی ہے کہ وہ اپنی مفت اشاعت کے سلسلہ میں اسے شامل کر رہی ہے۔ اور اس اشاعت میں استاذی شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد احمد نعیمی مدظلہ العالی نے تعاون کیا کہ اردو ترجمہ کی تصحیح و نظر ثانی فرمائی جس کے لیے ہم جمعیت اشاعت اہلسنّت کی طرف سے حضرت کے شکر گذار ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو دنیا و آخرت میں نعلین پاک مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سایہ نصیب فرمائے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نعل شریف کے متعلق کیا خوب فرماتے ہیں:

جسے ان کی صفت نعال سے ملے دو نوالے نوال سے
وہ بنا کہ اس کے اگال سے بھری سلطنت کا ادھار ہے

اور اعلیٰ حضرت کے برادر اصغر، شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

جو سر پر رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

محمد عطاء اللہ نعیمی
رئیس دار الافتاء:
جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضور ﷺ کی نعل پاک پر متعدد اہل علم حضرات نے لکھا ہے۔ بقول شیخ ابوالخیر عبدالمجید قادری رحمہ اللہ علیہ

أنه بلغ عدد المصنّفات في النّعال النّبوية إلى نيف وخمسين مصنّف

نعل نبوی ﷺ پر لکھی جانے والی کتب کی تعداد پچاس سے بھی زائد ہے۔

ان میں سب سے ضخیم کتاب "فتح المتعال فی مدح النعال" از امام احمد المقری التلمسانی، المتوفی ۱۰۴۱ھ ہے جس کا ترجمہ ہم "فضائل نعلین حضور" کے نام سے شائع کر چکے ہیں۔

اس موضوع پر امام ابوالیمن ابن عساکر المتوفی ۶۸۶ھ کی کتاب "جزء تمثال نعل النبی" دارالمدینۃ المنورۃ شیخ حسین محمد علی شکری کی تحقیق سے منظر عام پر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم اس کا ترجمہ "نعل پاک حضور ﷺ" کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔

کتاب اور صاحب کتاب کے بارے میں شیخ شکری نے جو کچھ لکھا ہے ہم اس کا ترجمہ بھی شامل اشاعت کر رہے ہیں۔

باقی اس موضوع پر دیگر کتب اور ان کے مصنّفین کے ناموں پر فضائل نعلین حضور کے مقدمہ میں بڑی تفصیل سے گفتگو ہے۔ اہل ذوق وہاں سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ وہ امور خیر کی توفیق عطا فرماتا ہے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ انہیں قبول فرما کر امت کے لئے مفید بنائے۔

خادم نعل پاک

محمد خان قادری

مورخہ ۲۱، اپریل ۱۹۹۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلِّمۡ

حمد وصلوٰۃ کے بعد، یہ قیمتی مقالہ تمثال نعل نبوی ﷺ پر ہے۔ اس کے مصنّف امام محدث ابوالیمن عبدالصمد بن عبدالوہاب ابن عساکر رحمہ اللہ علیہ ہیں۔ میں نے اسے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی لائبریری میں مکتبہ ظاہریہ دمشق کے عکسی مسودات میں پایا تو اللہ تعالیٰ کی مدد و توفیق سے اس کی تخریج اور اشاعت کا ارادہ کر لیا۔ یہ مقالہ اگرچہ حجم میں صغیر ہے۔ مگر نہایت ہی تاریخی اور نئے فوائد پر مشتمل ہے، بندہ کے مراجع اور کتب سیر کے مطالعہ کے مطابق اس سے پہلے اس موضوع پر مستقل کتاب نہیں لکھی گئی۔ بعد میں آنے والے مصنّفین نے اس سے خوب استفادہ کیا۔ شیخ ابن رُشید رحمہ اللہ علیہ نے اپنے "رحلہ" میں اسے بلاواسطہ مصنف کی اجازت سے نقل کیا۔ اسی طرح امام فاسی نے "العقد الثمین" میں ذکر کیا اور مصنّف تک اس کی سند بیان کی۔ امام قسطلانی نے "المواہب اللدنیہ" میں فرمایا:

أنه رواه قراءةً و سماعاً انہوں نے اسے بطور قرأت وسماع دونوں طرح روایت کیا۔

امام محمد یوسف صالحی نے "سبل الهدى والرشاد" میں فرمایا۔ شیخ ابن المقری تلمسانی نے اپنی نہایت ہی اہم کتاب "فتح المتعال بمدح النعال" میں اس کی تلخیص کی ہے۔ اللہ تعالیٰ (جس کی قدرت غالب ہے) سے دعا ہے وہ اس ہمارے عمل کو فقط اپنی رضا کے لئے کر دے اور ہمیں ان ہی اعمال کی توفیق دے جو اسے اور اس کے حبیب ﷺ کو پسند ہیں۔ جن لوگوں نے اس کی اشاعت میں مدد کی ہے۔ انہیں جزا عطا فرمائے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا

الراقم

حسین محمد علی شکری، المدینۃ المنورۃ

ربیع الاول۔ ۱۴۱۷ھ

نعل نبوی ﷺ اور خدمت اسلاف

شیخ سید عبدالحی الکتانی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ نعل نبوت پر اُمت کے متعدد جلیل القدر ائمہ نے لکھا ہے۔ مثلاً امام ابوالیمن بن عساکر، شیخ سراج الدین البلقینی، شیخ السبتی، شیخ شمس محمد بن عیسیٰ المقری صاحب، کتاب "فرة العينين فی تحقيق أمر النعلين" وغیرہ۔

ان میں سب سے زیادہ مشہور امام ابوالعباس المقری التلمسانی مدفون مصر ہیں جنہوں نے اس موضوع پر دو کتب تصنیف کیں۔

(۱) "النفحات العبرية فی وصف نعلی خير البرية"

(۲) "فتح المتعال فی مدح النعال"

"فتح المتعال" کے کئی مختصرات ہیں
نعل نبوت پر لکھی گئی کتب میں سے

(۱) "مختصر" شیخ رضی الدین ابوالخیر عبدالمجید قادری ہندی۔ (یہ ہندوستان میں چھپی ہے۔)

(۲) "مختصر" شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان الدتی مدفون مراکش۔

(۳) "مختصر" امام ابوالمحاسن محمد بن یوسف نبہانی۔ (جواهر البحار، جلد ۳، ص ۱٤٦)

یہ تینوں اختصار بندہ کے پاس موجود ہیں، شیخ قادری ہندی نے لکھا ہے۔

أنه بلغ عدد المصنَّفات فی النعال النبوية إلى نيف و خمسين مصنَّف

یعنی، نعل نبویہ پر پچاس سے زائد کتب لکھی گئی ہیں۔

مصنّف: ۔ شیخ ابوسالم عبداللہ بن محمد بن ابی بکر العیاشی (متوفی ۱۰۹۰ھ) کے "رحلہ" میں ہے کہ میں نے مکۃ المکرمۃ میں نعل نبوی پر ایک کتاب دیکھی جس کا نام تھا۔

"اللآلی المجموعة من ماهر النظام وبارع الكلام فی صفة مثال نعل رسول الله" (التراتيب الادارية: ٣٦٢١)

بقول مصنف، شیخ ابواسحاق بن محمد اسلمی نے بھی اس موضوع پر مختلف شعراء و ادبا کا کلام جمع کیا ہے۔

نعلین اٹھانے کا شرف پانے والے

نعلین مبارک اٹھانے کا شرف پانے والے جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام محمد یوسف صالحی نے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر سے، انہوں نے حضرت قاسم سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا۔

يَقُوْمَ إِذَا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْزِعُ نَعْلَيْهِ مِنْ رِجْلَيْهِ وَ يُدْخِلُهُمَا فِيْ ذِرَاعَيْهِ فَإِذَا قَامَ أَلْبَسَهُ إِيَّاهُمَا فَيَتَمَشّٰى بِالْعَصَا أَمَامَهُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْحُجْرَةَ.

(سبل الهدى و الرشاد: ۷/ ۳۱۸)

جب آپ ﷺ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو یہ آپ کے نعلین اٹھا کر اپنے بازوؤں میں لے کر (سینہ سے لگا کر) بیٹھ جاتے۔ جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھتے تو پاؤں مبارک میں پہناتے، یہ عصا لے کر آپ کے آگے آگے چلتے یہاں تک کہ آپ ﷺ حجرہ انور میں داخل ہو جاتے۔

اسی لئے ان کا لقب "صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ" ہے کسی شاعر نے ان کے اس مبارک عمل کو یوں نظم کر دیا ہے۔

يَقُوْمُ يُنْزِعُ نَعْلَيْ ذِي الْوَسِيْلَةِ مِنْ
رِجْلَيْهِ يُدْخِلُهُمَا الْهَمَامَ ذُوالنِّعَمِ

(صاحب وسیلہ کے نعل، پاؤں مبارک سے اترواتے اور انہیں اپنے بازوؤں میں داخل کر کے بے مثل انعام پاتے)

أَيْ فِيْ ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى قَامَ أَلْبَسَهُ
إِيَّاهُمَا ثُمَّ يَمْشِيْ ثَابِتَ الْقَدَمِ

(جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھتے تو انہیں پہنانے کا شرف پاتے پھر مضبوط قدموں سے چلتے)

أَمَامَ أَحْمَدَ بِالْعَصَا فَيُدْخِلُهُ
لِلْحُجْرَةِ اِحْدَى الْهُدٰى الْمَخْصُوْصِ بِالْخَدَمِ

(حضور کے آگے عصا لے کر، یہاں تک کہ آپ ﷺ حجرہ شریف میں داخل ہو جاتے)

تعارف مصنّف

نام:۔عبدالصمد بن عبدالوہاب ابن عساکر بن الأمناء أبي البرکات الحسن بن محمد بن الحسن بن ہبۃ اللہ الدمشقی ثم المکی الشافعی

لقب:۔امین الدین ابوالیمن ابن عساکر

ولادت:۔۶۱۴ ہجری، ربیع الاول

تعلیم واساتذہ:۔

سن ۶۳۴ھ میں عراق آئے اور اپنے دادا شیخ زین الأمناء، شیخ الموفق بن قدامہ مقدسی، شیخ مجد محمد بن حسین قزوینی اور شیخ ابوالقاسم بن صصری سے پڑھا، شیخ موید طوسی، شیخ ابوروح عبدالمعز ہروی، شیخ ابومحمد قاسم بن عبداللہ اور شیخ عبدالرحیم بن سعد سمعانی نے بھی اجازت عطا کی۔

تلامذہ:۔ شیخ رضی بن خلیل مکی، شیخ علاء بن عطار، شیخ قطب حلبی، شیخ جمال مطری وغیرہ۔

سفر:۔ اپنے والد کے ساتھ بغداد گئے۔۳۵ سال کی عمر میں حج کیا، پھر شام کی طرف لوٹے۔ اس وقت کے حاکم کے ہاں بڑی قدر ومنزلت پائی۔ مصر میں قاہرہ اور دمیاط میں مقیم رہے۔ فرانسیسیوں کے خلاف جہاد میں حصہ بھی لیا۔ پھر حجاز مقدس لوٹے اور عرصہ چالیس سال تک مکہ میں مقیم رہے اور اس وقت آپ ہی شیخ الحجاز تھے۔

تصانیف:۔

☆ إتحاف الزائر و إطراف المقيم للسائر، تحت الطبع

☆ فضائل أم المومنين السيدة خديجة رضى الله عنها

☆ جزء تمثال نعل النبيﷺ

☆ غزوة دمياط

☆ أحاديث عيدالفطر

☆ جزء فيه أحاديث فضل رمضان

☆ جزء في جبل حراء

☆ جزء في أحاديث السفر

كما أن له نظم بديع

اہل علم کی رائے:۔

ان کے بارے میں کچھ اہل علم کی رائے درج ذیل ہے۔

(۱)امام ذہبی کہتے ہیں:

العلامة الزاهد أمين الدين أبو اليُمن الدمشقي

علامہ، اللہ کے ولی، ان کا لقب امین الدین اور کنیت ابوالیُمن ہے۔

(۲)امام فاسی فرماتے ہیں:

كان ثقةً فاضلاً عالماً جيد المشاركة

نہایت ہی ثقہ، صاحب فضل وعلم اور اچھے اور بہتر دوست تھے۔

(۳) شیخ ابن رُشَید رقمطراز ہیں۔

صاحبُ دينٍ و عبادةٍ و إخلاصٍ و كلُّ من يعرفه يُثني عليه

صاحب دین وعبادت واخلاص تھے۔اور جو بھی شخص ان کو جانتا ہے وہ ان کا مداح ہے۔

(۴) شیخ ابن فہد مکی کا قول ہے۔

الإمام العلامة الحافظ الزاهد أمين الدين الدمشقي

امام، علامہ، حافظ الحدیث اور ولی اللہ تھے۔

وصال:۔ ماہ جمادی الاولی ۶۸۶ ہجری میں وصال ہوا اور بقیع شریف میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

جُزْءٌ

مِثَالِ نَعلِ النَّبِی ﷺ

(۱) حضرت عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دو نعلین ہمیں دکھائے۔
وَهُمَا جَرْدَوَانِ لَيْسَ عَلَيْهِمَا شَعْرٌ فَرَأَيْنَا أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ ﷺ، (شمائل ترمذی، باب ما جاء فی نعل رسول اللہ ﷺ و أخلاق النبي ﷺ لأبي الشيخ ص ۱۴۳)
ان دونوں پر بال نہ تھے۔ ہم نے دیکھا تو وہ حضور ﷺ کے نعلین تھے۔
اور بیان کیا کہ ہمیں حضرت ثابت نے، ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آگاہ کیا کہ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے نعلین ہیں۔

(۲) امام اسماعیل بن ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی ربیعہ المخزومی کہتے ہیں۔ میرے والد گرامی حضرت ابو اویس نے موچی سے کہا کہ یہ حضور ﷺ کی نعلین مبارک کی مثل ہے تم اس کی مثل مجھے بنا کر دو۔ تو اس نے مثل بنائی اور اس کے دو تسمے تھے۔(۱)

---

(۱) اور زین عراقی نے "ألفيه في السيرة النبوية" میں فرمایا۔

وَنَعْلُهُ الْكَرِيمَةُ الْمَصُونَهْ طُوبَى لِمَنْ مَسَّ بِهَا جَبِينَهْ
(اور آپ کا نعل کریم جو کہ عیب سے محفوظ ہے خوشخبری ہے واسطے اس کے جس نے نعل مبارک سے پیشانی کو چھوا)۔

لَهَا قِبَالَانِ بِسَيْرٍ وَهُمَا سِبْتِيَّتَانِ سُبِتُوا شَعْرَهُمَا
(اس کے دو تسمے ہیں چلتے ہیں اور وہ دونوں بالوں سے خالی ہیں صاف کیا ہے ان کے بالوں کو)۔

وَطُولُهَا شِبْرٌ وَأَصْبَعَانِ وَعَرْضُهَا مِمَّا يَلِي الْكَعْبَانِ
(اور طول اس کا ایک بالشت اور دو انگلیاں ہے اور عرض اس کا اس جانب سے جو ٹخنوں [illegible]

سَبْعُ أَصَابِعَ وَبَطْنُ الْقَدَمِ خَمْسٌ وَفَوْقَ ذَاكَ فَاعْلَمِ
(سات انگل ہے اور پیٹ قدم کا پانچ انگلیاں اور اس کا حصہ چھ ہے پس اس کو جانیے)

وَرَأْسُهَا مُحَدَّدٌ وَعَرْضُ بَيْنَ الْقِبَالَيْنِ [illegible]
(اور سر اس کا آگے کو نکلا ہوا ہے مگر عرضاً ہے (تیر کی طرح نہیں) دونوں تسموں کے درمیان [illegible] دھاگے) ہیں)۔

وَهٰذِهِ مِثَالُ تِلْكَ النَّعْلِ وَدَرْعُهَا أَكْرَمُ بِهَا مِنْ نَعْلِ
(اور یہ مثال ہے اس نعل مبارک کی اور پھیلاؤ اس کا زیادہ اچھا ہے جوتے سے)

(۳) ابراہیم بن محمد المدنی کہتے ہیں کہ شیخ ابوالقاسم بن محمد نے مثال نعل نبوی کی ہاتھ سے مثال بنائی اور مجھے عطا کی۔ اسی طرح ابوالقاسم خلف بن بشکوال، امام ابوبکر بن العربی، حافظ ابوالقاسم مکی۔ شیخ ابوزکریا عبدالرحیم، شیخ محمد بن حسین الفارسی، ہر ایک نے کہا کہ ہمارے اساتذہ نے ہمیں اس کی مثال عطا فرمائی اور یہ سلسلہ محمد بن جعفر التمیمی تک پہنچتا ہے اور انہوں نے شیخ ابو سعید عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ سے مکۃ المکرمۃ میں مثال حاصل کی تھی اسماعیل بن ابی اویس بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت اسماعیل بن ابراہیم الحزومی کے پاس رسول اللہ ﷺ کی نعل مبارک تھی اور لوگ اس سے مثال حاصل کرتے ہیں۔

نعل مبارک اسماعیل بن ابراہیم کے پاس کیسے آئے؟:۔

حضور ﷺ کے وصال کے بعد یہ نعلین اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ انہوں نے اپنی ہمشیرہ حضرت اُمّ کلثوم بنت صدیق رضی اللہ عنہما کو دیے۔ ان کا نکاح حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عمرو سے ہوا۔ وہ جنگ جمل میں شہید ہوگئے۔ تو پھر یہ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی ربیعہ الحزومی کے عقد میں آئیں اور یہ شیخ اسماعیل کے دادا ہیں۔ اس طرح یہ نعل مبارک ان کے ہاں آئے۔

(۴) حضرت عیسیٰ بن طہمان سے ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمارے لئے دو ایسے نعل لائے جن میں تسمے تھے۔ حضرت ثابت البنانی (شاگرد حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے ہمیں بتایا۔

هٰذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ ﷺ (البخاری: ۵۸۵۸)

یہ حضور ﷺ کے نعلین ہیں۔

(۵) حضرت شقیق سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِيْ نَعْلَيْهِ. (معجم الشیوخ لأبی یعلی، ۲۹۵)

نبی اکرم ﷺ نے نعلین میں نماز ادا کی۔

(۶) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْنِ مَخْصُوْفَتَيْنِ (مسند أبی یعلی، ۱۴۶۵)

میں نے حضور ﷺ کو گانٹھے ہوئے نعلین میں نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔

اسے امام نسائی نے بھی اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔

(السنن الکبری، ۵/۶۰۵۰، ۹۸۰۳)

(۷) حضرت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسالت مآب ﷺ نے نعلین میں نماز ادا کی تو فرمایا ہاں!

امام ابوالحسن دارقطنی اس روایت کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔ (سنن دارقطنی، ۱:۳۱۶﴿۱۰﴾)

(۸) حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں ایک دفعہ حضور ﷺ نعلین پہننے لگے تو ایک شخص نے عرض کیا۔

دَعْنِيْ اَنْعَلُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ مجھے نعلین پہنانے کی اجازت عطا فرمائیے۔

آپ نے اسے اجازت مرحمت فرمادی۔ جب وہ پہنانے سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے یہ دعا دی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ أَرَادَ رِضَائِيْ فَارْضِ عَنْهُ

اے اللہ اس نے میری رضا چاہی تو بھی اس سے راضی ہوجا۔

یہ حدیث حضرت ثابت سے غریب ہے کیوں کہ بکیر بن محمد اس میں متفرد راوی ہیں۔

(۹) شیخ کامل ابوجعفر احمد بن عبدالمجید بیان کرتے ہیں میں نے ایک طالب علم کو نعل مبارک کی مثال بنا کر دی، وہ ایک دن میرے پاس آکر کہنے لگا:

رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ مِنْ بَرَكَةِ هٰذِهِ النَّعْلِ عَجَبًا

میں نے پچھلی رات اس نعل کی عجیب برکت دیکھی ہے۔

میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اس نے بتایا

پچھلی رات میری اہلیہ کو شدید درد و تکلیف شروع ہوئی قریب تھا کہ وہ ہلاک ہو جاتی، میں نے نعل مبارک کی مثال مقام درد پر رکھتے ہوئے یہ دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ أَرِنِي بَرَكَةَ صَاحِبِ هٰذِهِ النَّعْلِ

اے اللہ ہمیں صاحب نعلین کی برکت کا مشاہدہ کرا دے۔

بس رکھنے کی دیر تھی۔

فَشَفَاهَا اللّٰهُ لِلْحِيْنَ

تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفا عطا فرما دی۔

حضرت ابو اسحاق، حضرت ابو القاسم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں اس کی برکات کے سلسلہ میں بندہ کا یہ تجربہ ہے۔

إِنَّ مَنْ أَمْسَكَهُ عِنْدَهُ تَبَرُّكًا بِهِ كَانَ لَهُ أَمَانًا مِنْ بَغْيِ الْبُغَاةِ وَغَلَبَةِ الْعُدَاةِ وَحِرْزًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ وَ عَيْنِ كُلِّ حَاسِدٍ

جس نے اسے بطور تبرک اپنے پاس رکھا وہ باغیوں، دشمنوں، شیطانوں اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

اگر حاملہ عورت اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھے تو اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت سے اس پر آسانی ہو جائے گی۔

(۱۰) حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:۔

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ فِي الطَّوَافِ ، فَانْقَطَعَتْ شِسْعَهٗ

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ آپ کے نعلین کا ایک حصہ ٹوٹ گیا۔

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَاوِلْنِيْ أُصْلِحُهٗ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے عطا فرما دیں تاکہ اسے گانٹھ دوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

هٰذِهِ أَثَرَةٌ وَلَا أُحِبُّ الْأَثَرَةَ (مسند طيالسى ٢: ١٢٠، ٢٤٢٦)

فرمایا یہ ممتاز ہونا ہے اور میں ممتاز ہونے کو پسند نہیں کرتا۔

الفاظ کے معانی:۔

الشِّسْعُ: نعلین کا وہ حصہ جو دونوں انگلیوں کے درمیان ڈالا جاتا ہے۔

اَلْاَثَرَةُ:۔ ہمزہ اور ث پر زبر اَلْاِيْثَارُ سے اسم ہے آثر يُؤثِرُ: عطا کرنا، اس کا معنی شے کا ممتاز ہونا بھی ہے۔

الغرض آپ ﷺ نے اصلاح نعل میں ممتاز ہونا پسند نہ فرمایا۔ یاد رہے خدمت میں فضیلت اور جواز ہے، خادم کو ثواب بھی ملے گا۔ ہاں آپ ﷺ نے تواضعاً اور صحابہ سے ممتاز نہ ہونے کی وجہ سے اس کو پسند نہ فرمایا۔ اس کی تائید وہ روایت بھی کرتی ہے۔ جس میں آپ ﷺ کسی کام (یعنی لکڑیاں لانے) کے لیے جانے لگے تو صحابہ نے عرض کیا۔

نَحْنُ نَكْفِيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

اللہ کے رسول یہ کام ہم کر لیں گے۔

آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں تم یہ کام نبھا لو گے۔ مگر

أَكْرَهُ أَنْ أَتَمَيَّزَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ يَكْرَهُ مِنْ عَبْدِهٖ أَنْ يَّرَاهُ مُتَمَيِّزًا بَيْنَ أَصْحَابِهٖ.

(المقاصد الحسنه للسخاوى ٢٤٧)

میں تم سے ممتاز رہنا پسند نہیں کرتا کیوں کہ اللہ تعالیٰ یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کوئی آدمی اپنے دوستوں میں ممتاز رہے۔

ہم نے لغت کے مطابق مفہوم بیان کر دیا ہے۔ مگر حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

آپ ﷺ کے عمل کی حکمت کیا تھی؟

(۱۱) شیخ ابو الحسن بن ابراہیم بن سعد الخیر نے نعل مبارک کے بارے میں یہ اشعار کہے۔

يَا مُبْصِرًا تِمْثَالَ نَعْلِ نَبِيِّهٖ
قَبِّلْ مِثَالَ النَّعْلِ لَا مُتَكَبِّرًا

(مثل نعل نبوی کی زیارت کرنے والے اسے چوم لے، تکبر سے کام نہ لے)

وَاَعْكِفْ بِهٖ فَلْطًا لِمَا عَلِقَتْ بِهٖ
قَدَمُ النَّبِيِّ مَرُوْحًا وَ مُبَكِّرًا

(اس کے ساتھ چمٹ جا کیوں کہ اس کے ساتھ صبح وشام قدم نبوی متعلق رہے ہیں)

أَوَمَا تَرىٰ أَنَّ الْمُحِبَّ مُقَبِّلٌ طَلَ
لاً وَّاِنْ لَمْ يُلْفِ فِيْهِ مُخْبِرًا

کیا تم نہیں دیکھتے کہ محب ٹیلوں (آثار محبوب) کے ساتھ چمٹتا ہے اگرچہ اس کے بارے میں اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی)

(۱۲) ہمارے استاذ ادیب کامل حضرت ابواُمیہ اسماعیل بن سعد نے ان پر یہ اشعار کہے

وَلَرُبَّمَا ذِكْرُ الْمُحِبِّ حَبِيْبَهٗ
بِشَبِيْهِهٖ فَغَدَالَهٗ مُتَصَوِّرًا

(اکثر محب اپنے حبیب کو شبیہ کے ساتھ یاد کرتا ہے اور اس کا تصور باندھتا ہے)

أَوَمَا رَأَيْتُ الصُّحُفَ يُنْقَلُ حُكْمُهَا
فَيُوَافِقُ الْمُتَقَدِّمَ الْمُتَأَخِّرَا

(کیا تم نہیں دیکھتے صحف سے حکم نقل ہوتا ہے اور متاخر، متقدم کے موافق ہی ہوتا ہے)

وَ الْمَرْءُ يَهْوِيْ بِالسَّمَاعِ وَ لَمْ يَكُنْ
مُجْلِي الَّذِيْ قَدْ هَامَ فِيْهِ مُبْصِرًا

(اور مرد خواہش کرتا ہے سننے کی اور نہیں ہے ظاہر کرنے والا اس کو جس میں خود رفتہ ہو جاتا ہے دیکھنے والا)

وَيَظُنُّ حِيْنَ يَرَى اسْمَهٗ فِيْ رُقْعَةٍ
أَنْ قَدْ رَأَىٰ فِيْهَا الْحَبِيْبَ مُصَوَّرًا

(جب محب کسی کاغذ پر محبوب کا نام دیکھتا ہے۔ تو اس میں اپنے حبیب ہی کی تصویر دیکھتا ہے)

لَاسِيَّمَا فِيْ حَقِّ نَعْلٍ لَمْ تَزَلْ صَوْ
نًا لِأَخْمَصِ خَيْرِ مَنْ وَطِئَ الثَّرَا

(خصوصا نعل پاک تو یہ اس ہستی کے پاؤں کو محفوظ رکھتی رہی جو سب سے افضل ہے)

فَعَسَاكَ تَلْثُمُ فِيْ غَدٍ مِنْ لَثْمِهَا
كَأْسَ النَّبِيِّ إِذَا وَرَدْتَّ الْكَوْثَرَا

(امید ہے اس کے بوسہ سے تمہیں حوض کوثر پر حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے جام نصیب ہو)

اور محمد بن شیخ امام ابوالاسحاق بن محمد بن ابراہیم السُّلمی نے فرمایا کہ میں اس باب میں کچھ اشعار کہوں اور انہوں نے اس میں ایک چھوٹی تالیف کی ہے جس میں شعراء کی ایک جماعت کے اور ادباء د فضلاء کے اشعار جمع کیے ہیں تو میں نے ان کی اس فرمائش کو پورا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔(۱)

يَا مُنْشِداً فِيْ رَسْمِ رَبْعٍ خَالٍ
وَ مُنَاشِداً لِدَوَارِسِ الْأَطْلَالِ

(اے دوست کے گھر کی نشانی میں شعر کہنے والے اور مٹنے والے ٹیلوں کی قسم دلانے والے)

دَعْ نُدْبَ آثَارٍ وَ ذِكْرَ مَآثِرٍ
لِأَحِبَّةٍ بَانُوْا وَ عَصْرٍ خَالٍ

(چھوڑ دے علامت آثار کو اور چھوڑ دے علامات کی جگہوں کے ذکر کو ان دوستوں کے سبب جو جدا ہو گئے اور چھوڑ دے دوست کے زمانے کے ذکر کو)۔

---

(۱) ابن المقری نے "فتح المتعال" میں ایک شعر زیادہ ذکر کیا ہے جسے مصنف نے ذکر نہیں کیا وہ شعر یہ ہے:۔

صَلَّى عَلَيْهِ اللّٰهُ رَبِّيْ دَائِماً   مَا لَاحَ نَجْمٌ فِي السَّمَاءِ وَ أَزْهَرَا

(اللہ میرا رب ان پر ہمیشہ رحمت نازل فرماتا ہے جب تک کہ آسمان میں ستارے ظاہر ہوتے رہے اور روشن ہوتے رہے)

وَأَلْثَمَ ثَرَى الْأَثَرِ الْأَثِيْرِ فَحَبَّذَا
إِنْ فُزْتُ مِنْهُ بِلَثْمِ ذِی التِّمْثَالِ

(اور بوسہ لیا باعزت شخص نے نشان زدہ زمین کا میں اچھا ہوا اگر میں نقش نعلین کو بوسہ دینے میں کامیاب ہوجاؤں)۔

أَثَرٌ لَهُ بِقُلُوْبِنَا أَثَرٌ بِهَا
شَغَلَ الْخَلِیْ بِحُبِّ ذَاتِ الْخَالِ

(نشان ہمارے دلوں پر یہ نشان ہے نقش نعلین کا جیسے محبوب کی محبت میں محب مشغول رہتا ہے)۔

قَبِّلْ لَکَ الْإِقْبَالُ نَعْلَیْ أَخْمَصَ
حَلَّ الْهِلَالُ بِهَا مَحَلَّ قِبَالِ

(تیرا بخت چمک اٹھا آپ ا کے مبارک قدم کے نعلین کو بوسہ دے جس طرح چاندان کے مبارک نعلین کے تسمہ پر بوسہ کے لیے جھکا ہوا ہے)۔

أَلْصِقْ بِهَا قَلْباً یُقَلِّبُهُ الْهَوٰی
وَجْداً عَلَی الْأَوْصَابِ وَ الْأَوْجَالِ

(دل سے نعلین کے ساتھ چمٹ جا کہ خواہش دل اسے پھیر دیتی ہے از روئے پاؤں کے ساتھ سخت محبت کے اور بسیار خوف کے)

سَتَبُلُّ حَرَّ جَوِیْ ثَوٰی بِجَوَانِحٍ
فِی الْحُبِّ مَا جَنَحَتْ إِلَی الْإِبْلَالِ

(محبت میں ٹھہرنا ترک کردے گی فضا کی گرمی کو پسلیوں میں جو ترک کرنے کی طرف مائل ہیں)۔

صَافِحْ بِهَا خَدّاً وَ عَفِّرْ وَجْنَةً
فِیْ تُرْبِهَا وَجْداً وَ فَرْطَ تَغَالِ

(نعلین کا رخسار کے ساتھ مصافحہ کر اور محبت میں نعلین کی خاک پاک سے اپنے گال آلودہ کر)

یَا شِبْهَ نَعْلِ الْمُصْطَفٰی نَفْسِی الْفِدَا
لِمَحَلِّکَ الْإِسْمَی الشَّرِیْفِ الْعَالِیْ

(اے نقش نعل مصطفیٰ تجھ پہ جان فدا اس لیے کہ تو وہ نام شریف اور علا کا محل ہے)۔

هَمَلَتْ لِمَرْآکَ الْعُیُوْنُ وَ قَدْ نَأَی
مَرْمَی الْعَیَانِ بِغَیْرِ مَا إِهْمَالِ

(بہنے لگیں آنکھیں تیرے دیدار کے لیے اور دور ہوگئی جگہ دیدار کی چھوڑنے سے)

وَ تَذَکَّرَتْ عَهْدَ الْعَقِیْقِ فَنَاثَرَتْ
شَوْقاً عَقِیْقَ الْمَدْمَعِ الْهَطَّالِ

(اور میں نے صاف وقت کو یاد کیا پس محبت میں بہنے والے صاف آنسوؤں کو بکھیر دیا)۔

وَ صَبَتْ فَوَاصَلَتُ الْحُنَیْنَ إِلَی الَّذِیْ
فِی الْحُبِّ بَالِیْ مِنْهُ فِیْ بَلْبَالِ

(میں ثابت قدم رہا پس میں نے ملاقات کی حنین میں اس ذات سے جس کی محبت میں میرا دل سخت بے قرار ہے)۔

أَذْکَرْتَنِیْ مَنْ لَّمْ یَزَلْ ذِکْرِیْ لَهُ
یَعْتَادُ فِی الْأَبْکَارِ وَ الْآصَالِ

(اے نقش نعل مصطفیٰ تو نے مجھے یاد دلائی ہے اس ذات کی کہ ہمیشہ صبح و مسا عادت گذری ہے میری جسے یاد کرنے کی)

أَذْکَرْتَنِیْ قَدَماً لَهَا قَدَمُ الْعُلَا
وَ الْجُوْدِ وَ الْمَعْرُوْفِ وَ الْإِفْضَالِ

(تو نے مجھے یاد دلا دی ہے ایسے قدم کی جو صاحب قدم علو ہیں اور صاحب جود اور صاحب کرم و فضل ہیں)

وَ لَهَا الْمَفَاخِرُ وَ الْمَآثِرُ فِي الدُّنَا

وَ الدِّيْنِ فِي الْأَقْوَالِ وَ الْأَفْعَالِ

(اوراس قدم کے لیے دین ودنیا میں اوراقوال وافعال میں فخر ہے اوراثر ہے)

لَوْ أَنَّ خَدِّيْ يُحْتَذِيْ نَعْلاً لَّهَا

لَبَلَغْتُ مِنْ نَيْلِ الْمُنٰى آمَالِيْ

(اگر میرے رخسار آپ کے مبارک قدمین کے نعلین ہوتے تو میں اپنی مرادوں کو پالیتا وقت موت کے)

أَوْ أَنَّ أَجْفَانِيْ لِمُوْطِئْ نَعْلِهَا

أَرْضٌ سَمَتْ عِزّاً بِذِي الْإِذْلَالِ

(یا میری پلکیں آپ کے نعلین کے لیے زمین ہوتیں تو وہ پستی میرے لیے بلندی عزت ہوتی)۔

راقم مخطوطہ:۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق، عنایت، مدد اور مہربانی سے فقیر احمد بن محمد بن صالح بن حسن بن محمد بن صالح اللہ تعالیٰ اس کی، اس کے والدین اور تمام اہل اسلام کی مغفرت فرمائے اپنے اور بعد میں آنے والے جسے اللہ چاہے کے لئے یہ مقالہ نقل کیا، اس سے فراغت تو رمضان المبارک بروز بدھ ۹۱۴ ہجری کو شہر قوط ہوئی۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

مالک نسخہ کے تحریر کردہ فوائد(۱):۔

ابو المفاخر عبد القادر محمد النعیمی (اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں اس پر لطف وکرم فرمائے)

---

(۱) وہ علامہ مؤرخ عبد القادر بن محمد النعیمی ہیں، ۸۴۵ھ میں پیدا ہوئے، نواب قضاۃ شافعیہ میں سے ایک تھے، ۹۲۷ھ میں فوت ہوئے۔ (حسین محمد علی شکری لکھتے ہیں) میں نے مخطوطہ کے آخر میں یہ لکھا ہوا دیکھا۔

فائدہ: میں نے حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین کا لکھا ہوا دیکھا وہ فرماتے ہیں میں نے حافظ ابو طاہر سلفی کا لکھا ہوا دیکھا انہوں نے جزء کے اوپر لکھا تھا کہ میں نے ابو المکارم عبد الوارث بن محمد بن عبد المنعم اسدی سے ابہر میں سنا، انہوں نے فرمایا میں نے ابو الفضل ابن الجوہری مصری سے سنا انہوں نے مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے اندر

عرض کناں ہے، شیخ صلاح صفدی نے " الوافی " میں شیخ محمد رُشید البستی کے حالات میں لکھا کہ انہوں نے اشرفیہ کے دارالحدیث میں نعل مبارک کی زیارت پر یہ اشعار رقم کیے ہیں۔

هَنِيْئًا لِعَيْنِيْ قَدْ رَأَتْ نَعْلَ أَحْمَدٍ

فَيَا سَعْدُ جَدِّيْ قَدْ ظَفَرْتُ بِمَقْصَدِيْ

(میری آنکھوں کو مبارک ہو کہ انہیں حضور ﷺ کے نعل کی زیارت کا شرف ملا، اے خوش بختی دیکھ مجھے میرا مقصد مل گیا)

وَقَبَّلْتُهُ أَشْفِي الْغَلِيْلَ فَزَادَنِيْ

فَيَا عَجَباً زَادَ لَظَّماً غَلِيْلِيْ

(میں نے شفا پانے کے لئے اسے چوما، لیکن اس نے محبت کی پیاس کو دوبالا کر دیا)

وَ لِلّٰهِ ذَاكَ الْيَوْمَ عِيْدًا مُعْلِماً

بِمَطْلَعِهٖ اَرَخْتُ سَاعَدًا سَعْدِيْ

(اللہ کی طرف سے وہ دن عید وخوشی کا ہے۔ جس دن آپ کا ظہور ہوا اور سعادت کو تقویت ملی)

عَلَيْهِ صَلَاةٌ نَشْرَهَا طِيْباً كَمَا

يُحِبُّ وَيَرْضٰى رَبُّنَا لِمُحَمَّدِيْ

(اللہ تعالیٰ کو حضور سے جو محبت ہے اس کے مطابق آپ پر درود وسلام نازل فرمائے)

بندہ کے والد کے پاس نعل نبوی کا ایک حصہ آباء سے بطور وراثت منتقل ہوا ہے۔ ابن

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ)

کعبۃ اللہ کے مقابل اپنی مجلس وعظ میں یہ شعر کہے:۔

هٰذِهٖ دَارُهُمْ وَ أَنْتَ مُحِبٌّ	مَا وُقُوْفُ الدُّمُوْعِ فِي الْأَمَاقِيْ
یہ ان کا دار ہے حال یہ کہ تو محبّ ہے	تو نہیں ٹھہرنا آنسوؤں کا آنکھوں میں
وَ كَثِيْراً رَأَيْتُ أَفْنِيَةَ الدُّوْرِ	وَ بِهَا مَصَارِعُ الْعُشَّاقِ
اور بہت سارے گھروں کے صحن میں نے دیکھے	تو ان میں عاشقوں کی قبریں ہیں

سمعانی کہتے ہیں کہ جب دمشق آیا تو میں نے ۵۳۶ھ میں وہاں شیخ عبدالرحمٰن بن ابی الحدید کے پاس اس کی زیارت کی۔ اس وقت کا حکمران اشرف اس کی وجہ سے ان کا بڑا احترام کرتا اور کہا آپ اسے میرے ہاتھ کردیں تاکہ اسے مخصوص مقام پر زیارت کے لئے رکھ دیا جائے۔ لیکن نہ مانے، پھر ان کے وصال کے بعد یہ دارالحدیث اشرفیہ میں منتقل ہوا پھر یہ فتنہ تیموریہ تک وہاں ہی رہا۔

تَمَثَّلْتُمُوْا لِیْ وَالدِّیَارُ بَعِیْدَةٌ
فَخَیِّلَ لِیْ أَنَّ الْفُؤَادَ لَکُمْ مَعْنًا

(میرے لئے محبوب کی مثال ہی بنادو اگر اس کا وطن دور ہے اور مجھے یہ بتادو کہ اس کے ساتھ ہے)

وَنَاجَاکُمْ قَلْبِیْ عَلَی الْبُعْدِ بَیْنَنَا
فَأَوْحَشْتُمُوْا لَفْظًا وَاَنَسْتُمُوْا مَعْنًا (۱)

(باوجود ہمارے درمیان دوری کے دل انہیں سے سرگوشی کرتا ہے۔ الفاظ اگرچہ وحشت میں ڈالتے ہیں مگر معنی محبت وانس عطا کرتا ہے)۔

امام فاکہانی، نعل کا ادب واحترام:۔

شیخ ابوحفص عمر بن ابی الیمن علی بن سالم بن صدقہ اللخمی الفاکہی الاسکندری دارالحدیث

---

(۱) یہ شعر اس کے موافق ہیں جو ابن خلکان سے مروی ہیں انہوں نے کہا:

تَمَثَّلْتُمْ لِیْ وَالدِّیَارُ بَعِیْدَةٌ
فَخَیِّلَ لِیْ أَنَّ الْفُؤَادَ لَکُمْ مَغْنَیً

(میرے لئے محبوب کی مثال ہی بنادو اگر اس کا وطن دور ہے اور مجھے یہ بتادو کہ اس کے ساتھ ہے)

وَنَاجَاکُمْ قَلْبِیْ عَلَی الْبُعْدِ وَالنَّوٰی
فَأَوْحَشْتُمْ لَفْظًا وَاَنَسْتُمْ مَعْنَیً

(باوجود ہمارے درمیان دوری کے دل انہیں سے سرگوشی کرتا ہے۔ الفاظ اگرچہ وحشت میں ڈالتے ہیں مگر معنی محبت وانس عطا کرتا ہے)۔

الاشرفیہ دمشق میں جب نعل پاک کی زیارت سے مشرف ہوئے تو انہوں نے اپنے سر کو ننگا کرلیا اور نعل مبارک کو چومنے لگے اور اسے اپنے سر اور چہرے پر لگانے لگے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ شعر کہے:۔

وَلَوْ قِیْلَ لِلْمَجْنُوْنِ لَیْلٰی وَوَصْلَهَا
تُرِیْدُ أَمِ الدُّنْیَا وَمَا فِیْ طَوَایَاهَا

(اگر مجنوں سے کہا جائے کہ تجھے لیلٰی سے ملاقات چاہئے یا تمام دنیا کی نعمتیں)

لَقَالَ غُبَارٌ مِنْ تُرَابِ نِعَالِهَا
أُحِبُّ إِلٰی نَفْسِیْ وَأَشْفٰی لِبَلْوَاهَا

(تو وہ کہے گا اس کے جوتے کی خاک مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیاری اور اس میں تمام مشکلات کا حل ہے)

بندہ نعیمی کہتا ہے:

یَا تُرَاباً تَحْتَ نَعْلِ النَّبِیِّ أَجَابَا
هَا سَوَادٌ یَتْلُوْا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَاباً

(اے نعل نبی کی خاک طیبہ میری آنکھوں کی فریاد کو قبول فرمالے، کاش میں مٹی ہوتا)

قاضی ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن جماعہ نے کہا:

أُحْسِنُ إِلَیَّ زِیَارَةُ حَیِّ لَیْلٰی
وَعَهْدِیْ مِنْ زِیَارَتِهَا قَرِیْبٌ

(لیلٰی (محبوبہ) کے محلّہ کی زیارت بہت خوب ہے اس کی ملاقات کا وعدہ بھی قریب ہے)

وَکُنْتُ أَظُنُّ قُرْبَ الْعَهْدِ یُطْفِیْ
لَهِیْبَ الشَّوْقِ فَازْدَادَ اللَّهِیْبُ

(میں خیال کرتا تھا کہ وعدہ کا قرب میری آگ کو ٹھنڈا کردے گا مگر اب تو شعلے بھڑکے شروع ہوگئے)

عبدالقادر اور نعیمی نے بھی اس تمثال کو چوما اور روتے ہوئے کہا:

سَکَنْتُمْ رُبَا الْفُؤَادِ فَاَضْحَتْ لِأَجَلِکُمْ
زِیَارَتُہٗ فَرْضاً عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٖ

(تم دلوں میں بستے ہو اور تمہاری وجہ سے ان میں رونق ہے، آپ کی زیارت ہر مسلمان پر فرض ہے)

بِکُمْ أَصْبَحَ الْوَادِیْ یُعَظِّمُ شَأْنُہٗ
وَلَوْلَا کُمْ کَانَ غَیْرَ مُعَظَّمٖ

(تمہاری وجہ سے وادی باعظمت ہوگئی اگر تم نہ ہوتے وہ باعظمت کہاں تھی)

نَذْرٌ عَلَیَّ لِأَنَّ رَأَیْتُکَ ثَانِیاً
مِنْ قَبْلِ أَنْ أُسْقِیَ کُؤُوْسَ حَمَامِیْ

(مجھ پر لازم ہے میں تمہیں دوبارہ دیکھوں، پہلے اس سے کہ مجھے آخری پانی پلایا جائے)

لَأُعَفِّرَنَّ عَلٰی ثَرَاکَ مَحَاجِرِیْ
وَاَقُوْلُ ھٰذَا غَایَۃُ الْاِنْعَامٖ

(میں تمہاری خاک پر اپنے ابرو کو رکھ کر کہوں گا میں نے سب سے بڑا انعام حاصل کرلیا ہے)

إِذَا جِئْتُ الدِّیَارَ یَطِیْبُ قَلْبِیْ
وَیَسْکُنُ عِنْدَ رُؤْیَتِھَا الْفُؤَادُ

(جب میں محبوب کے دیار میں جاؤں گا تو میرا دل مطمئن ہو جائے گا اور اس کی زیارت سے میرے دل کو سکون ملا)

أَنُوْءُ بِالدِّیَارِ وَلَیْسَ قَصْدِیْ
سِوٰی أَھْلِ الدِّیَارِ ھُمُ الْمُرَادُ

(آیا تو میں اس علاقہ میں ہوں مگر یہ میرا مقصود نہیں، میرا مقصود تو اس علاقہ میں بسنے والے (محبوب) سے ہے)

۱۔ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔
۲۔ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔
۳۔ مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔
۴۔ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔
۵۔ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریرًا و تقریرًا و وعظاً و مناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں۔
۶۔ حمایت مذہب و رد بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔
۷۔ تصنیف شدہ اور نو تصنیف شدہ رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔
۸۔ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظرہ یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
۹۔ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔
۱۰۔ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق ﷺ کا کلام ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

ہفت واری اجتماع :۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنّت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت :۔

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ و ناظرہ :۔

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی :۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری :۔

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔